ایجانب

دست سوال سینکڑوں عیبوں کا عیب ہے

جو دست بے سوال ہے وہ دست غیب ہے

حضرت ہمارے ہندوستان کو جو لوگ زر ریز سمجھتے ہیں۔ حق بجانب ہیں۔ دیکھئے نا۔ چند عالی اصحاب پر ایک ہی جلسہ چلا تو جلسہ میں کرامت سے روپے اشرفیوں اور نوٹوں، چیکوں کا پڑا … لگ جاتا ہے پیسا تو کچھ گننا ہی نہیں۔ گھٹیا سے گھٹیا جلسہ میں بھی وہ گھٹا باندھ کے مینہ برستا ہے کہ سنگ باری اور ژالہ باری کا گمان ہو جاتا ہے … کیوں جاؤ۔ ابھی نزدیک کی بات چیت ہے کہ پچھلے محرموں میں دیکھا ہوگا۔ بعض ٹھاٹ کے … امیر کبیروں نے … ٹکسالی کسبیوں سے ایک مہینہ پہلے ہی سے اپنے آپ کو محرم کا فقیر مشہور کر دیا تھا۔ ان … مہذب منگتے … سے اپنا … تو اپنا۔ دوسرے لینے کے … کوٹھی وار … پیٹ کا بھر بھرا کے بھی … لیتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسی کہ برس روز کے … و تیل … کے فکر سے … ان کی … کا رستہ عام جلسہ بازوں کی شاہراہوں سے بالکل خلاف ہوتا ہے کہ محلے کے … نے ایک بے قلعی طباق ہاتھ میں لیا اور گھر سے … بازاروں … میں کچھ … کھڑے ہوئے دکھا دیئے کو … جوتی جوڑے میں … کسی سیٹھ۔ مہاجن بنئے سے … دال گیہوں۔ کسی … لکڑیاں۔ کسی … سے گوشت۔ کسی نان بائی سے … محلے کے مردوں سے دام … اور عورتوں سے نون۔ مرچ لے نکلے۔ اس میں غریب، صغیر اور امیر کبیر برابر۔ اگرچہ لنگر بانٹنے کے وقت اپنے کنبے والوں کے سوا اور سب کو صرف کفگیر دکھاتا ہے۔ پھر بھی خواہ مخواہ … سمجھا جاتا ہے … سبیلیں کرنا انہیں لوگوں کا کام ہے مگر ان کی سبیلوں کا … سبیل … مکان ہر شہر میں حسب آرائش … اور … دیکھا گیا۔ اور سراپا وقف کر ہر محرم و نامحرم … بلکہ اندر … جائے۔ … پیٹ کے بھی

اور پھر … باجا … کے منتظموں نے بھی پورا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔ … بڑھیا کی برات۔ سات پانچ کی گرہیں اور ایک بجنے کا بوجھ کرنے … ہو گئے تھے۔ خدا کے فضل اور امام علیہ السلام کے طفیل سے سبیل کا مکان بھی ایسا پڑا کر … کے رنگ … جس میں مختلف پھول پھلواں … اور ہر کمرے میں دو دو چار چار جوڑے … کرتے ہوئے … باندھے اور خوش فعلیاں کرنے نظر آتے تھے۔ غرض انہیں دیا رو سبیلوں کے اندر پردہ محرم میں پانچ سات دن … شادیاں ہوتی رہیں۔ شادی و غم کا توام … انہیں جگہوں میں دیکھا گیا جس کو دیکھنا ہو دیکھے

ایک ہی بات ہے آنا وہی جانا دل کا

حضرت! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ایجانب جو برائے خیال اور دقیانوسی حال کی لکیر کے فقیر نہیں۔ کبھی کبھی نئی روشنی کے مشعلچی بھی بن جاتے ہیں اور فلاسفر بن کر اپنے مہذب دماغ کو جگمگی دیتے رہتے ہیں۔ ایک شب اتفاقاً فلک سیر سے بھی واحد شاہ ہو گئے۔ الله الله ذہنی گھوڑے نے کیسی کیسی جولانیاں دکھائیں۔ کہ واہ جی واہ۔ ان ترنگوں اور امنگوں میں جبکہ زمین و آسمان کو خیالی رنگ میں اوپر تلے کر رہا تھا۔ ہندوستان کے آئے دن کے قحط اور گرانی غلہ کے اسباب کا مغز لینا شروع کر دیا ان گورکھ دھندوں کا ایسا … بڑھیا اور … نظر نہیں آیا کہ سلیم سمجھ والا کھول بھی نہ سکے۔ … دو چار گرہیں نکال کے عقل کے پورے کو رستے پر لگائے دیتے ہیں۔ آجکل کلکتہ کی ٹکسال میں صرف نو لاکھ پیسے … گھڑے جاتے ہیں۔ روپیہ اشرفیوں کی گنتی کسی … شریف … سے پوچھئے یہ مانی ہوئی بات ہے کہ افراط شئے قدر گھٹا دیتی ہے یہی سبب ہے کہ … تاجروں سے … بنیوں اور زمینداروں کو تھوڑے سے غلہ کے بدلے بہت سا روپیہ ہاتھ لگ جاتا ہے حضرت غلہ کا قحط اور گرانی ہو گئی کہنا چھوڑیے۔ یہ کہئے کہ روپیہ پیسہ سستا ہو گیا قحط کے ایام میں حسب قانون قحط مزدوروں کو اجرت کا … جہاں دیکھا جاتا ہے کہ بیچارے بدنصیب مزدور دن کا … دن بھر محنت و مشقت کرتے ہیں شام کو وہی ڈھاک کے تین پات دیا وہ ایک … کوڑی بھی پا نہیں سکتے کہ پیٹ پالیں جتنا پیتے ہیں اتنا بلکہ کم اٹھاتے ہیں۔ ہندوستانی غلہ فروشوں کو کچھ کہ ایجانب بھی

یاران ہم قالب

پھڑکتا ساقی نامہ

ساقیا پھر بہار آئی ہے — پھر گھٹا آسماں پہ چھائی ہے
موسم گل کی پھر مچی ہے دھوم — مے پرستوں نے پھر کیا ہے ہجوم
بلبلیں باغ باغ ہیں ساقی — لالہ رنگت چراغ ہیں ساقی
عندلیب اک طرف چہکتے ہیں — اور بچے کہیں چہکتے ہیں
کو بکو فاختوں کو کو کو ہے — قمریوں کی زبان پہ یا ہو ہو
تیری آمد کے منتظر ہیں سب — سب کے لب پر ہے ساقی آؤ کب
باغ میں سرو پاسبان ہے آج — اور شمشاد باغبان ہے آج
راہ تکتی ہے نرگس شہلا — کرتی پھرتی ہے اہتمام صبا
ہر کسی کو تری خوش آمد ہے — ہر جگہ تیری آمد آمد ہے
ساقیا دیکھ پھر گھٹا آئی — ٹھنڈی ٹھنڈی سی پھر ہوا آئی
ساغر مے بڑھا ادھر ساقی — اب زیادہ نہ دیر کر ساقی
ایک دو جام مجھی پلا دے مجھے — جب میں جانوں کہ تو چلا دے مجھے
اتنا سنتے ہی ساقی نے اٹھ کر — نگہ مست سے مجھے دیکھا
پھر نہ میں میں تھا اور مے کی ہوس — مرغ جاں کو تھا تنگ کنج قفس
اک نئے طرح کا خمار چڑھا — دل کا کچھ اور اضطراب بڑھا
آنکھیں سرخ اور منہ سے کف آیا — پر زباں پر یہی برابر تھا
"واہ ساقی مزے کی دیتا ہے — ہاں دیے جا تو جیسی بنتا ہے"
"تیرا احسان یہ رہے گا یاد — تیری مجھی خدا رکھے آباد"
پھر نہ مجھ کو رہی خبر اتنی — میں ہوں کون اور کون ہے ساقی
کچھ نہ مابین فرق تھا باقی — بھرتے تھے نعرہ انا الساقی
ہمیں مے کش تھے اور سماں تھے ہمیں — ہمیں ابر اور آسمان تھے ہمیں
ہمیں خم تھے ہمیں تھے کستر بھی — ہمیں مینا ہمیں تھے ساغر بھی
ہمیں منج اور افضل الاخبار — تھے ہمیں اس کے سارے نامہ نگار
ہمیں کاتب ہمیں محرر بھی — ہمیں منیجر ہمیں تھے مہتمم بھی

الغرض اور کوئی بھی تھا نہیں
تھے جتنا ہمیں تھے ہمیں

الراقم - جام دے دے سبو ہم من نہ منم نہ من منم
مطرب خوش نحو منم من نہ منم نہ من منم

نقلچی - دہی ستان شاہ بابائے دو دبرو فنا پہلواری عادی جی بردست شعبدہ فی کفر ما۔

چلبلی شاعری

اختر البرج المذاق والذوق گوہر الدرج التحقیق والشوق - عریف الملک مزرع الالہام - دلی فی العرفا - خوش بیع جنگ شمشیر الدور سپہ سالار افواج مضامین پنجابیہ جناب نواب مسٹر [illegible] دہلی دام ظرافتہ و مزاحہا

آج تو چونکہ معلوم کتنے روز سے اور کس وجہ سے مدتوں سے ہم میدان پنجابیہ سے اس طرح غائب غلہ ہو گئے تھے کہ جس طرح گدھے کے سر سے سینگ - اور اب جو ذرا چونچال ہوئے تو جی میں آئی کہ وہ رنگین صدا کے یار شاطر مجھے بہت یاد کرتے ہوں گے یہ نہیں خدا انہیں اپنی بھی یاد دلا دیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ وہ مخلص آنجناب علیہ الرحمۃ کو بھول ہی جائیں کیونکہ دہلی ویغ کے تو چکے ہیں - بڑے بے پرواہ تو دل میں یہ سوچ اور کچھ کر اچھا چلنے تو ہیں۔ اور آج ان کے روبرو دلیر ہوئے نہ رہیں گے - تو کچھ نوشتہ بھی اپنے ہمراہ ایسا ہونا چاہیئے جو وقت پر کام آئے - اور انہیں اس کی بدولت اپنی یاد کچھ تو مشکی رہے - وہ تحفہ ایسا ہو کہ نئے فیشن اور پرانے ڈیزائن کے لوگ بھی پسند کریں - تو ادھر ادھر ٹھوکریں اٹھانا - اور دھتیا گنوا دوں کی تانک جھانک کرنے لگے - کہ شاید کچھ ایسی چیز مشری بی ہی مل جاوے - جسے یاروں کے روبرو پیش کر کے سرخروئی حاصل کریں اور اپنی جانب کا بول بالا ہو - مگر دشمنوں کا منہ کالا - لیکن ہر چند جو ہے اور چوہیوں کے بل تک سراغ رسانی سے ڈھونڈ ڈالے - مگر پتہ کے نام پر تہر بھی نہ ہاتھ آیا - دل نے پیچ کھایا - غصہ میں بدن تھر تھرایا - صندوق کے قفل میں جا ایک کلید جا کر پھیر دیا - اور نہ صرف شور کے ساتھ اڑا دی تو وہ پھٹ زمین پر ایک عجیب وحشی چیخ مار کر گر پڑی - اور ہم نے کیا کیا - کہ صندوق کھول - کاغذات کا پوٹ ٹٹول اپنا مقصد تلاش کرنا شروع کیا جو نہیں تہ کو بیچ پکے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جنگل میں نظم عجیب اچھوتی اور سب میں بنانے والی پرانی روشنی والوں کے موافق - نئی روشنی کے مطابق سڑی بوسی - چوہوں کی کتری - مدتوں کی سسی ہوئی زنگ آلود

نیا بی زنگی - پھر پیدا ہی کیا - یا بچا ستیں کون اس کو بیٹھا سوتا ہے - مجھے کہ پاؤں ابھی ابھاپ کا تحفوں تک کس پہنچا - جلدی سے سرزمین پہ بیٹھا بچا۔ عجب اڑ جہد وکرتے سے کر چل دے اور دل میں سوچتے کہ آج تو اسی پر منہ صاف کرکے [illegible] کے سپرد - لیکن جب بیٹھی ہی تو کیا - حضرت دل ہے کہ وہ طرح میں مرغی حرام ہوگی - کوئی کسی پہ مضحکہ اوڑائے گا - کوئی نیش لگا جھنجلائے گا - مگر خیال نہ دام - ہر چہ باد اباد - اور وحشت تیزی کی کرکے فضا میں ہندی اور [illegible] میں [illegible] دی -

اس قدری دم میں جو بارہتا اور ناک میں ہاتھی کی سونڈ [illegible] ہو - مگر ہے تو لطف آمیز - اور امید کہ قدر کی نگاہوں سے دیکھی جائے گی ۰

از محمد حسین - رنگین لکھنوی

چوڑی دار جو پتلون ہو اتنگ ہمارا — عالم کو پسند آنے لگا ڈھنگ ہمارا
پیجامات کہ اب نام اب [illegible] ٹوٹا ہے — کتنا ہی ہر اک وقت رہے تنگ ہمارا
لندن کی [illegible] تو بہت ہی [illegible] — بچپن گر دل ہے [illegible] سنگ ہمارا
بازار بھی [illegible] ساتھ [illegible] — ناموس سے [illegible] ننگ ہمارا
[illegible] — ہو جائیگا [illegible] گر ننگ ہمارا
[illegible] — میدان میں کوئی [illegible] خوش رنگ ہمارا
[illegible] — دل سے نہ کبھی جائیگا یہ رنگ ہمارا
[illegible] — جب ملت و مذہب ہوا [illegible] رنگ ہمارا
[illegible] — [illegible] دلچسپ نہ ہو [illegible] ڈھنگ ہمارا
مطلب [illegible] دنیا تو کہاں ہیں — [illegible] ہے نیرنگ ہمارا
بی - اے کی جو ڈگری ہمیں حاصل ہوئی رنگین
بجتا ہے علیگڈھ میں دف و چنگ ہمارا

حضرت پنچ سے - کس کا کس سے زیادہ تعلق اور میلان ہے۔

میکدہ کا	مے خوار سے	رحمت و شفاعت کا	گنہگار سے
رنڈیوں کا	دو چار سے	عاشق حبیب کا	معشوق طرحدار سے
مکتب کا	سرشار سے	محروم طالب کا	وصل یار سے
اللہ میاں کا	دیندار سے	عندلیب زار کا	گل و گلزار سے
مظلوم کا	سرکار سے	شیخ جی صاحب کا	دستار سے

بت پرست برہمن کا	زنار سے	نیم ملا خطرہ ایمان کا	گفتار سے
چوروں کا	دینار سے	روافض کا	حیدر کرار سے
کوتوال کا	اشرار سے	جلاد کا	تلوار سے
مجنوں کا	کہسار سے	اڈیٹر صاحب کا	خریدار سے
فقیروں کا	مالدار سے	سیر سے دو لار سے / بولی خاں کا	نامہ نگار سے
روزہ دار کا	افطار سے	افغانیوں کا	قندھار سے
شاعروں کا	اشعار سے	جواریوں کا	بیگار سے
وفادار مشرقی کا	اغیار سے	بادشاہوں کا	رعایائے وفادار
بوسہ بازوں کا	رخسار سے	کسی حزیں مضطر کا	غمگسار و غمخوار سے
خدام کا	سرکار سے	حسینوں کا	گلے کے ہار سے
گورنمنٹ کا	حاکم ہوشیار سے	شب برات کا	پھلجھڑی انار سے
لوہاروں کا	سنار سے	لڑکی والوں کا	داماد نیک کردار سے
بقالوں کا	گران بیوپار سے	بیچارے مولانا [illegible] کا	مجھ خاکسار سے
مشک اصلی کا	تاتار سے	محسن الملک کا	حضرت جلالتمآب سے
دردمند قوم کا	پر اثر لیکچرار سے	مسٹر رنگین کا	افضل الاخبار سے
نیچروں کا	ولایتی افکار سے		

دل اس کو پہلے ہی ناز و ادا سے دے بیٹھے
ہمیں دماغ کہاں حسن کے تقاضے کا

ٹھیک یوں ہے کہ انسان کمبخت و نادار بندہ بے بنیاد جب کسی بدگمانی۔ اسے تو یہ بدنامی کا کلنک لگنے والا ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے پہلے سے خود بخود انتظام اور اہتمام بھی ہو رہتا ہے۔ کیا کہئے کہ ایک احمق انسان ایسے وقت میں ساتھ والوں کے جال اور چکر میں پھنس کر بے خبری کے ہاتھوں یا اپنی حماقتوں کے صدقے میں ایسے بکھیڑے میں الجھ جاتا ہے۔ اور ایسی باتیں کر بیٹھتا ہے۔ جو اس سے کسی طرح ممکن نہیں ہوتا ہے۔

پہلے تو عرصے سے شادی کے شوق میں منہ سے پانی چھوٹ رہا تھا مگر بدقسمتی تھی کہ کسی عروس کا طالع اپنے اختر اقبال سے میل جول نہیں کھاتا تھا۔

اتفاق کی بات۔ ایک موقع کی کتر بیونت سے مقدر نے یاوری کا پھل دیا۔ اور فوراً شادی کی خبر تصدیق ہو گئی۔ دن۔ ساعت۔ تاریخ

فرو ریاں ۔ اور شادی ہو گئی ۔ رخصتی کا بھی زمانہ آگیا ۔ ہجر کے ایام کٹے وصل کی سبیل ٹھہری اور نیک ساعت نے گھر کا رخ کیا ۔ صحبت نے تھہرے دکھلائے دست

عاشق تازہ ہوا بعد وصل کی پہلی شب ہے ۔ شرم سے کہہ نہیں سکتا ہوں لیکن مطلب کا جیسا ایسا بندھا ۔ کہ صبح ہو گئی ۔ غرضکہ شب زفاف یوں ختم ہو گئی دوسرا دن یوں سمجھو کہ دوسری بات آئی شرم نے علالت کا بہانہ کیا رشک پیش کیا ۔ ادھر حضرت حکم نے زور کیا ۔ غرضکہ یہ رات بھی مرغ سحر کی دو اذان کے ساتھ ختم ہو گئی ۔

کچھ عرصہ تک یہ عذر علالت پیش نظر رہا ۔ اور ہر دو ماہ کے اندر یہ خبر بھی گرم ہو گئی کہ کچھ گل کھلنے کا ۔ نونہال فرزند ہونے کو تھا ۔ اچانک کیا مصلحت الٹی کر بیٹھے ہیں ۔ فوں کے بعد یہ خبر بھی پہنچ گئی ۔ کہ کچھ بھی نہ تھا ۔ حمل تھا بھی ۔ اور غائب بھی ہو گیا ۔

ن ۔ ا ۔ قطرہ ۔ مشتہدہ کے بوۓ ناشنیدہ ۔
بقلم حضرت رنج الحال زبانی ۔

مضحکے

طلبا سے ایک خط کے بارہ میں ہوئی تکرار ۔ ایک نے کہا کہ اگر مجھے ذکر سے کا ٹکٹ ۔ تو لنکاؤں کا لکھا ۔ دوسرے نے کہا کہ میں پلاؤ کا سمجھا ۔ تو کیوں دیکھتا ہے ہمارا چیتھا ۔ ماسٹر جی نے ایک سے غصہ ہو کر کہا ۔ اس عمر کی کرتا ہے ۔ پھر فول ۔ شاگرد صاحب نے جواب میں کہا کہ یو آر دی پیٹ ان دی سکول ۔ بنگالی ماسٹر جل آدمی تھے سے حرف فائن جسٹر پر دھڑ سے ایک فقرہ ان کے نام رکھ دیا ۔ اب بیچارہ کی بلا بلا ہی رفت و گذشت ہو گئی ۔

آج کی خبر مشہور ہے کہ بی شاہ جہاں گنڈوں کے خانہ ویران کرنے کو پھر تشریف لائی ہیں ۔ دیکھئے یہ آفت کی پرکالہ بڑے سر والی بکریاں کب لا وارث ہوتی ہیں ۔ کہ ہم خوشیوں میں بغلیں بجائیں ۔

لوگ کہتے ہیں کہ سال گذشتہ میں بارہ وفات میں چھوٹی اور بڑی روٹیاں تقسیم ہوئی تھیں ۔ لہذا اس سال نے اونہیں نانی چھوٹی روٹی سے تشبیہ دی تھی ۔ اس مرتبہ بڑی اور عمدہ روٹیاں تقسیم ہوئی ہیں ۔ اس لئے نانا بڑی روٹی سے منسوب کریں گے ۔ اب مابدولت کی سمجھ میں یہ نسبت سال گذشتہ کے اس مرتبہ مجبوس کم تھی ۔ اور روٹیاں تو بڑی اور صاف تھیں ۔ تاہم ایسی نہ تھیں کہ نانا کے شمار میں لائی جاتیں ۔ لہذا فیصلہ یہ ہوا کہ ہم سال گذشتہ کی روٹی کو چھوٹی نانی اور اس سال کی روٹی کو بڑی نانی کہا کریں ۔ اور صاحبو آپ جانیں اگر روٹیاں واقعی روٹیاں ہوتیں ۔ تو نانا کہنے میں بھی عذر نہ تھا ۔ قہر قہر قہر ۔ صاحبو میاں چھوٹی و بڑی نانیاں کہنے سے بجز روٹیوں کے کہیں دوسرا مطلب سمجھ جائیں تو یہ غلطی آپ کی ۔

حضرت ہمیں تعلیم نسواں کے حامیان و منافقین کی بحث سننے کی ضرورت ہے ۔ کیا میرے سمجھدار سے لوگ ایسے ہیں ۔ جو بذریعہ الفضل الاخبار یا ضمیمہ ہذا اپنے مضامین شائع کرا کے ہمیں شکریہ کا موقع دیں ۔ ہم موافق و منافق مضامین سے یہ نصیحت حاصل کریں گے ۔ کہ آیا ہمیں تعلیم نسواں کی ہمدردی یا نفاق رکھنا چاہیئے ۔ اور اگر ہمدردی رکھنی چاہیئے ۔ تو کہاں تک یہ مضامین غالباً ناظرین کو بھی قند مکرر کے مزے ضرور دیں گے ۔

صاحبو ہم مولوی شاہ اطہر حسین صاحب کی وکالت کی کامیابی پر تو مبارکباد دے چکے اب رہا یہ کہ دوسری مبارکباد کا موقع اور بھی ڈھونڈھ رہے ہیں ۔ پر ہاتھ ہی نہیں آتا ۔ وہ کونسا ؟ وہی محمڈن لائبریری کے دوبارہ کھلنے کا موقع ۔ حضرت لائبریری کا شگوفہ ہنوز لفظ ہی لفظ مزید لگا رہا ہے ۔ ذرا براہ خدمت قوم اس کا پیٹ کتابوں سے بھر دو کہ جس میں اس کی پختہ عادت کا روزمرہ چھوٹ کر وہ نا بند ہو سے لگا نذر ہے نہ دے جھگڑے کو یار قرانی ۔

س ۔ ا ۔ قطرہ ۔ وہی خاموش بہرانی

چٹکلہ

ہ برابر ہے ہ کے سب زیادہ تفتیش نہ کیجئے ۔ دیکھئے حضرت ادھر ملاحظہ فرمائیے ۔

۲۶ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۳ ۔ ۱۰ ۔ ۹ ۔ ۱۵ ۔ ۳ ۔ ۱۰ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۱۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۲ ۔ ۲
ہیئے ۲ ۳ ۴ ۔ ناقد مطلوب ہے ۔ آدمیر گلی